فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارُالافتاء جامعہ نعیمیہ

# عالمِ دین کا کہنا: ہم احمدی ہیں

**سوال:**

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ھذا میں کہ بکر کہتا ہے کہ احمدیہ ہم ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک احمد ہے، اس لیے احمدیہ ہم ہیں، قادیانی احمدیہ نہیں ہیں۔ زید نے کہا: احمدیہ قادیانیوں اور مرزائیوں کو کہتے ہیں اور ہمارے عرف میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر آپ احمدیہ کہلواتے ہو، تو وہابی بھی کہلوالو، کیونکہ وہاب اللہ عزوجل کا نام مبارک ہے۔ دریافت طلب بات یہ ہے کہ دونوں میں کس کا قول راجح ہے اور بکر امامت بھی کرواتا ہے، (سائل: محمد امجد رضوی، لاہور)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

یہ بات درست ہے کہ قرآنِ کریم میں سید المرسلین ﷺ کے دو اسمائے گرامی مذکور ہیں:

**(۱) احمد**، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ''۔

ترجمہ: ''اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس (عظیم) رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے، پس جب وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو (کافروں) نے کہا: یہ کھلا جادو ہے، (الصّف:6)''۔

**(۲) محمد**، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''، ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول ہیں، (الفتح:29)''۔

حدیث پاک میں ہے: ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ''۔

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد اور احمد ہوں، (صحیح البخاری:3532)''۔

محمد کے معنی ہیں: ''جس کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہو'' اور احمد کے معنی ہیں: ''بہت زیادہ تعریف کرنے والا''۔ آپ ﷺ کا رب قرآنِ کریم کی آیاتِ مبارکہ میں آپ کی جابجا تعریف فرماتا ہے اور آپ اپنے ربِ کریم کی تعریف فرماتے ہیں، ملائکہ اور جن وانس میں سے اہلِ ایمان آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

پس نبی کریم ﷺ کے اعلامِ مبارکہ کی طرف منسوب کرکے معنوی طور پر کوئی صاحبِ ایمان اپنے آپ کو احمدی یا محمدی کہہ سکتا

(جاری ہے---)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی

نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ہے، لیکن چونکہ ہمارے خطے میں منکرینِ ختمِ نبوت یعنی قادیانی طبقہ اپنے آپ کو ''احمدی'' کے نام سے متعارف کراتا ہے، اس لیے احمدی کہنے سے گریز کرنا لازم ہے، سارے مخاطبین اہلِ علم نہیں ہوتے، کوئی یہ گمان بھی کرسکتا ہے کہ اس شخص کا تعلق منکرینِ ختمِ نبوت سے ہے اور کوئی اپنے آپ کو احمدی کہلانے والا قادیانی یہ کہہ سکتا ہے: ''فلاں مولانا صاحب نے بتایا ہے کہ ہم احمدی ہیں، تو میں اُن کی تقلید میں ایسا کررہا ہوں''، اس لیے عوام میں اپنے آپ کو بطورِ احمدی متعارف کرانے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ ہر بار اور ہر شخص کے سامنے آپ تقریر کرکے اس کی وضاحت نہیں کرپائیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول ہے: ''إِيَّاكَ وَمَا يَسْبِقُ إِلَى الْعُقُوْلِ إِنْكَارُهٗ وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ اِعْتِذَارُهٗ''۔ ترجمہ: ''ایسی بات کرنے سے بچو جس کا عام لوگ فوراً رد کرنے پر آمادہ ہوجائیں، اگرچہ آپ کے پاس اس بات کی کوئی (قابلِ قبول) توجیہ بھی ہو، (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج:1، ص:680)''۔

علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''مَنْ سَلَكَ مَسَالِكَ الظَّنِّ اُتُّهِمَ وَرَوَاهُ ''الْخَرَائِطِیْ'' فِیْ ''مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ'' مَرْفُوْعاً بِلَفْظِ ''مَنْ اَقَامَ نَفْسَهٗ مَقَامَ التُّهَمِ فَلَا يَلُوْمَنَّ مَنْ اَسَاءَ الظَّنَّ بِهٖ''۔

ترجمہ: ''جو (بد) گمانوں کی راہوں پر چلے گا، وہ تہمت کا ہدف بنے گا اور ''مکارمِ اخلاق'' میں خرائطی نے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا: ''جو مقامِ تہمت پر ٹھہرا، اُسے چاہیے کہ بدگمانی کرنے والوں کو ملامت نہ کرے، (کشف الخفاء ومزیل الالباس، الجزء الاول، ص:44)''، یعنی اُس نے اپنے آپ کو ہدفِ ملامت بنانے کا موقع خود فراہم کیا۔

علامہ علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقِفَنَّ مَوَاقِفَ التُّهَمِ''۔

ترجمہ: ''جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ تہمت کے مقامات پر نہ ٹھہرے، (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج:3، ص:77)''۔ نیز مقاصدِ شریعہ میں ایک سَدُّ الذَّرَائِع بھی ہے، یعنی جس بات سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہو، جواز کی گنجائش کے باوجود اس سے اجتناب بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی صحیح العقیدہ عالم اپنی تاویل اور توجیہ کے ساتھ اپنے آپ کو احمدی کہے تو اس پر کوئی فتویٰ لگانا درست نہیں ہے، تاہم ان کو احسن انداز میں سمجھایا جائے کہ حکمتِ دین کے تحت اور دفعِ مفاسد کے لیے انہیں اس شعار سے گریز کرنا چاہیے، ایسے عالم کی اقتدا میں نماز پڑھنے میں حرج نہیں ہے، بشرطیکہ کوئی اور شرعی سبب مانع نہ ہو۔

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

21 اگست 2023ء

دارالافتاء